مولانا عزیز زبیدی مدظلہ العالی
واربرٹن (شیخوپورہ)

(قسط ۴)

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کیلئے قیمتی ہدیہ!

ح ۱۳:

انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ (ترمذی) و

ابن ماجہ عن عائشۃ (رض)

مسجد میں عورت کے داخلے کے آداب!

"(اے لوگو) اپنی عورتوں کو مسجد میں ہار سنگار اور نخرے کرنے سے روکو!"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں اس حدیث کی شانِ نزول بھی مذکور ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک خاتون بن ٹھن کر اور ناز و ادا سے ٹہلتی ہوئی مسجد میں داخل ہوئی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ لوگو! اپنی عورتوں کو بن ٹھن کر اور ناز و نخرے سے مسجد میں آنے سے روکو! بنی اسرائیل بھی اسی وقت لعنتی بن گئے تھے جب انکی عورتیں مسجدوں میں بن ٹھن کر اور ناز و نخرے کے ساتھ براجمان ہوئیں" (رواہ ابن ماجہ عن عائشہ رض)

ابوداؤد میں ایک روایت آئی ہے کہ "اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو، ہاں انہیں چاہیئے کہ مہک چہک کر نہ نکلیں، میلی کچیلی ہو کر آئیں:

"لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن یخرجن وھن تفلات" (رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے تھی کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ کچھ دیکھ لیتے جو کچھ عورتوں میں پیدا ہوگیا ہے تو انہیں مساجد سے ضرور روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا:

"لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل" (ایضاً)

مگر اس کے باوجود حضرت صدیقہؓ نے ان کو روکنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ ہاں بعض صحابہؓ نے مختلف حیلوں سے ان کو روکنے کی کوشش کی تھی مگر اس کے بالمقابل بعض صحابہؓ وہ بھی تھے جو اس سلسلے میں غیرت کا مظاہرہ کرنے والوں سے لڑ پڑے تھے:

"فقال ابن له والله لا نأذن لهن يتخذنه دغلا والله لا نأذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا نأذن لهن" (ابوداؤد) "فما كلمه عبد الله حتى مات" (احمد)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے واقعات ہوئے کہ نماز کے لئے مسجد کو جاتے ہوئے ایک شخص نے ایک خاتون پر دست درازی کر لی تھی (مشکوٰۃ) اس کے باوجود آپؐ نے حکماً اس سے ان کو منع نہیں کیا تھا۔ ہاں اشارہ کنایہ سے آپؐ کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ اگر حالات ناگوار ہوں تو عورت کیلئے گھر میں ہی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہؓ نے بھی اشارہ کنایہ یا حکمتِ عملی سے ان کو روکنے کی کوشش کی تھی مگر صراحتہً روکنے کی کوشش نہیں فرمائی تھی۔ اصل یہ ہے کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنا ہے تو عورت کو حق ہے، ان پر فرض نہیں ہے۔ اس لئے صراحتہً روکنا مشکل ہے۔ ہاں مصلحتاً درخواست کرنا آج کل ممکن ہے۔

مسجد خانۂ خدا ہے صنم خانہ نہیں ہے۔ یہاں اپنی ہستی کو مٹا کر خدا کے حضور عجز و نیاز کا نذرانہ پیش کرنا ہے۔ اگر اپنی اور اپنے بت کی ہوس ابھی باقی ہے تو خدا کے حضور سربسجود ایک تکلف ہوگا، سجدہ کیا ہوگا۔

مسجد میں جا کر نمازی کو خدا کیلئے یکسو ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بجائے اگر کوئی شخص دوسروں کیلئے اپنے ہی اندر دعوتِ نظارہ کے سامان کر کے جاتا ہے تو ظاہر ہے، وہ نماز پڑھنے نہیں گیا۔ نمازیوں کی راہ مارنے گیا ہے۔ اگر ایسا آدمی مسجد میں نہ جاتا تو اس کے اور دوسروں کے حق میں بہتر رہتا —— بہرحال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو اس امر کی قطعاً اجازت نہ دی جائے کہ وہ بن ٹھن کر مسجد میں جائیں اور نمازیوں کیلئے فتنہ بنیں۔

ح ۱۴۴:

"ایما امراۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء" (ابوداؤد و النسائی و مسلم و احمد عن ابی ہریرۃ رض)

مہک چہک کر نماز با جماعت میں شریک ہونا :

فرمایا" جو عورت خوشبو کی دھونی بسلائے، وہ عشاء کی نماز میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو" خوشبو پسندیدہ شے ہے، مرد لگائے یا عورت، ہاں عورت کو یہ حکم ہے کہ خوشبو گھر میں لگائے، مگر مہک چہک کر باہر نہ نکلے خاص کر خانۂ خدا میں، تاکہ خوشبو کے ساتھ دل میں کوئی اور خیال نہ بس جائے اور بس کر نمازیوں کی نمازیں یوں نہ اجڑ جائیں کہ لینے کے دینے پڑ جائیں۔

بہرحال مساجد میں نماز کیلئے جانا عورتوں کا دینی حق ہے، مگر کچھ شرائط کے ساتھ۔ اگر کوئی شخص اس کے باوجود ان کو مسجد سے روکتا ہے تو اچھا نہیں کرتا۔ ہاں حالات کا واسطہ دے کر اپنی خواہش کا اظہار بھی کر سکتا ہے۔ اور بہ اصرار بھی کر سکتا ہے کہ بن ٹھن کر اور مہک چہک کر نہ جائے۔

ہاں جب عورتوں نے فتنوں کا خود احساس کر لیا تو وہ خود بھی رک گئیں اور بوڑھی ماؤں کے سوا جمعہ اور عیدین تک جانے سے پرہیز کیا چنانچہ ام سلمہ بنت حکیم فرماتی ہیں:

"ادرکت القواعد من النساء یصلین مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفرائض" (الاستیعاب لابن عبد البر)

حضرت ام سنان فرماتی ہیں:

"ماکنا نخرج الی الجمعۃ والعیدین حتی نؤلیو من البعولۃ" (ابن سعد)

مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ فساد اور فتنوں کا اندیشہ ہو تو اجتناب بہتر ہے:

"والا دلی ان ینظر الی ما یخشی منہ الفساد فیجتنب لاشارتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ذالک بمنع التطیب والزینۃ وکذالک التقیید باللیل" (عون المعبود)

یہ ایک واضح ہدایت ہے کہ عورت بن ٹھن کر مسجد میں نہ جائے۔ اگر آپ ان کو اس سے روک دیں گے تو اندیشے بھی کم ہو جائیں گے اور ڈاریں بن کر اٹھکھیلیاں کرتے ہوئے نکلنے والی

خواتین بھی اور کم ہو جائیں گی ۔ اس لئے حضرت عمرؓ یہ مشورہ دیا کرتے تھے کہ ان کو زیادہ نفیس جوڑے نہ دیا کرو۔ کیونکہ جب یہ اچھے کپڑے پہن لیتی ہیں تو باہر نکلنے کو ان کا دل کر آتا ہے :

"استعینوا علی النساء بالعری فان النساء اذا کثرت ثیابها وحسنت زینتها اعجبها الخروج" (ابن ابی شیبۃ)

دورِ حاضر میں عورت جس سٹیج پر آکھڑی ہے، وہ انتہائی شرمناک ہے ۔ اس کی ہوسِ نمود اور رعنائیانہ ولولوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز کو بھی اس نے "خدا" کے سامنے اپنی نمود کا ذریعہ نہ بنا لیا ہو ۔ اس لئے ان حالات میں اگر کوئی شخص احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کرے تو گنجائش ہے ۔ واللہ اعلم!

مختصر یہ کہ نماز پڑھنے کے لئے جانا چاہتی ہے تو جا سکتی ہے لیکن نمازیوں کا شکار کرنے یا اپنی دلآویزی کی دھاک بٹھانے اور خانۂ خدا کو میخانہ بنانے کے لئے نکلی ہے تو پھر معاف رکھئے، گھر میں رہیئے اور اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھئے :

"صلوٰۃ المرأۃ فی بیتها افضل من صلوٰتها فی حجرتها وصلوٰتها فی مخدعها افضل من صلوٰتها فی بیتها" (ابوداؤد)

"عورت کی نماز صحن کے بجائے کمرے میں پڑھنی افضل ہے، اور اندر کی کوٹھڑی میں نماز باہر کی کوٹھڑی سے افضل ہے!"

بعض روایات میں ہے:

"خیر مساجد النساء قعر بیوتهن" (احمد عن ام سلمۃ)

"عورتوں کیلئے سب سے بہتر مسجد ان کے گھر کی گہرائی ہے!"

آپ حیران ہوں گے کہ مسجد کی بات ہو رہی ہے تو کیا مسجد کے باہر ان کو اس کی کھلی چھٹی ہے؟ نہیں! بالکل نہیں! حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر نکلتی ہے تاکہ بیٹھے ہوئے خوشبو پالیں، وہ زانیہ اور بدکار عورت ہے :

"ایما امرأۃ استعطرت فمرت علی قوم یجدوا ریحها فهی زانیۃ و کل عین زانیۃ" (ابوداؤد، نسائی)

اب خبر آئی ہے کہ : مسلم ایران کی کچھ عورتیں، پردہ کی پابندی کے خلاف ایران میں جلوس نکال رہی ہیں، ہم ان کی خدمت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسوۂ حسنہ پیش کرتے ہیں،

شاید ان کو یہ سمجھ میں آجائے کہ پردہ عورت کو محبوس کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کی لطافتوں اور عصمتوں کی رعنائیوں کے تحفظ کے لئے ہے۔ اسد الغابہ میں ابن حجر لکھتے ہیں:

"حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فکر لاحق تھی کہ وفات کے بعد ان کا جنازہ کھلا نکلے گا۔ تو حضرت بی بی اسماءؓ نے ان کو حبشہ میں عورتوں کے جنازہ کی شکل یہ بتائی کہ ان کے جنازہ کے اوپر چادر تان کر قبرستان لے جایا جاتا ہے۔ چنانچہ وفات کے بعد حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ بھی اسی طرح لے جایا گیا"

(اسد الغابہ)

مسلم ایران خاتونِ جنت حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لیوا ہے، کیا ان کو بتول کا یہ نمونہ اچھا نہیں لگتا ہے؟

(بقیہ آئندہ ان شاء اللہ!)

وی۔پی آرہا ہے!

● گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی، ان کے نام عنقریب وی پی روانہ کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا۔

امید ہے کہ قارئین وی۔پی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

● جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (اپریل ۷۹ء) ختم ہو رہی ہے، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے"، کی مہر لگا دی گئی ہے ——— اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرتعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں ——— خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ! ——— والسلام!　　(ناظمِ دفتر)